سوال

(14) ارکان اسلام بجالانا اور معاصی کا ارتکاب بھی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک نواجون پانچوں ارکان اسلام بجالاتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے بتلائے ہیں لیکن بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔ یعنی واجبات اور منہیات اکٹھے کرلیتا ہے تواس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر سے کیا حکم ہے؟ ساری۔غ۔ا لقصیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ لہٰذا ہر کافر اور گنہ گار کےلیے ضروری ہے کہ اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ کفریا گناہوں پر نادم ہو، اللہ سے کرلے۔ جب بندہ ایسی توبہ کرتا ہے تواللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ برائیاں مٹا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

''اوراے مومنو! تم سب اللہ کے ہاں توبہ کروتاکہ تم فلاح پاؤ۔'' (النور: ۳۱)

نیز فرمایا:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

''اور جو توبہ کرے اورایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے، اس کو میں بخش دینے والا ہوں'' (طہ: ۸۲)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِإسلام یَھدِم ما کان قبلَه، والتَّوبة تَھدِم ما کان قبلَھا))

''اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم دیتا ہے اور توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کردیتی ہے''

اور مسلم کے حق میں توبہ مکمل یوں ہوگی کہ جس کی کوئی چیز غصب کی ہو اسے واپس کرے ۔ یا اسے اس کا کفارہ ادا کرے ۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

((مَن کان عندہ لأخِیة مَظلَمَة فَلیَتَحَلّلہ الیومَ ، قبلَ ألّا یکون دینارٌ ولا درہمٌ اِن کان لہ عملٌ صالحٌ أخذ من حسناتہ بقدر مَظلَمَتِہ ، فإن لَم یکن لہ حَسَناتٌ أخذ من سیِّئاتِ صاحِبہ فحُمِل عَلَیہِ ۔))

''جس شخص کے پاس اپنے بھائی کی کوئی غصب کردہ چیز وہ اس دن سے پہلے اس کا کفارہ ادا کر دے جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم ۔ اگر اس کے اعمال صالح ہوں گے تو اس کے مظالم جتنی نیکیاں لے کر حقدار کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو حقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی''

اسے بخاری نے روایت کیا اور اس معنی کی آیات و احادیث بہت ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 41

محدث فتویٰ